لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین
علی من ناواهم حتی یقاتل آخرهم المسیح الدجال
(ابوداؤد: ۲۴۸۴)

فتنۂ دجّال

قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن کریم میں دجال کی طرف اشارہ، ساٹھ صحابہ کرامؓ کی مرویات
مستند حوالہ جات کے ساتھ، ظہور خوارق دجال کے منکرین، دجال
اپنے ذاتی تشخص کے آئینے میں، خروج دجال کی منتظر اقوام

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا حافظ محمد ظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواھم حتی یقاتل آخرھم المسیح الدجال
(ابوداؤد: ۲۴۸۴)

فتنۂ دجّال

قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم میں دجال کی طرف اشارہ، ساٹھ صحابہ کرامؓ کی مرویات مستند حوالہ جات کے ساتھ ظہور و خوارق دجال کے منکرین، دجال اپنے ذاتی تشخص کے آئینے میں، خروج دجال کی منتظر اقوام

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا محمد ظفر اقبال صاحب
فاضل جامعہ اشرفیہ

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: [illegible]

نام کتاب: فتنہ دجال قرآن وحدیث کی روشنی میں
مؤلف: حافظ محمد ظفر اقبال (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)
افادات: پروفیسر مولانا محمد یوسف خان صاحب
باہتمام: محمد ناظم اشرف
ناشر: بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور
فون: ۷۳۵۴۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
ادارۃ القرآن = اردو بازار، کراچی

﴿فہرست﴾

﴿باب اول﴾

﴿خروج دجال عقائد کی روشنی میں﴾

﴿باب دوم﴾

﴿دجال اپنے ذاتی تشخص کے آئینہ میں﴾

(۳) سالم۔ بعض روایات میں طواف کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ کسی راوی کا وہم ہے۔ حضور ﷺ نے دجال کے طواف کرنے کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے اس کی کوئی توجیہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔

احقر راقم الحروف اپنی علمی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا پوری طرح اقرار اور احساس کرتا ہے، حضرت شاہ صاحب ؒ تو بڑے دور کی بات، حضرت بنوریؒ کی بات سمجھنا، اس کی وضاحت کرنا اور اس پر چشم بدور اپنا حاشیہ چڑھانا اپنی حیثیت سے بڑھ کر سمجھتا ہے لیکن علمی تحقیق بھی ایک امانت ہے جسے امت کے سامنے پیش کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے دوسری امانتوں کا ان کے حقداروں تک پہنچانا بلکہ شاید اس سے بھی ضروری ہو۔ اس لئے حضرت شاہ صاحبؒ کی اس دوسری توجیہ پر کچھ ٹوٹی پھوٹی گذارشات اہل علم کی خدمت میں پیش ہیں، اگر ذہن قبول کرے تو اس روسیاہ کے لئے مقام تشکر ورنہ ''کالائے بد بریش خاوند'' کے تحت ان کو رد کردیا جائے۔

حضور ﷺ کے اس خواب کا ذکر بخاری شریف میں چھ جگہ مروی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱	بخاری شریف	حدیث نمبر ۳۴۴۰	اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال دونوں کا طواف کرنا مذکور ہے۔
۲	بخاری شریف	حدیث نمبر ۳۴۴۱	اس میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طواف کرنا مذکور ہے۔
۳	بخاری شریف	حدیث نمبر ۵۹۰۲	اس میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طواف کرنا مذکور ہے۔

۴	بخاری شریف	حدیث نمبر ۶۹۹۹	اس میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طواف کرنا مذکور ہے۔
۵	بخاری شریف	۷۰۲۶	اس میں کسی ایک کے بھی طواف کا ذکر نہیں۔
۶	بخاری شریف	حدیث نمبر ۷۱۲۸	اس میں کسی ایک کے بھی طواف کا ذکر نہیں۔

اسی طرح یہ روایت مؤطا مالک صفحہ ۷۱۲ پر بھی مروی ہے جس میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے طواف کا ذکر ہے۔

عدم ذکر، ذکر عدم کو مستلزم نہیں

آگے بڑھنے سے قبل ایک مسلمہ اصول ذہن نشین کرتے جائیں کہ اگر کسی مقام پر کسی چیز کا ذکر نہ ہو تو اس کا ذکر نہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہوتا کہ وہ چیز موجود ہی نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس چیز کا کہیں بھی ذکر نہ ہو اور اگر کسی ایک مقام پر بھی اس کا تذکرہ کردیا جائے اور دوسرے مقامات پر اس کو چھوڑ دیا جائے تو ان دوسرے مقامات کو پہلے پر محمول کر کے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا یہاں بھی اس کا ذکر ہوا ہے۔

اس تمہید کو اپنے ذہن میں خوب جما کر اس نکتے پر غور کیجئے کہ اگر بعض روایات میں دجال کا طواف کرنا مذکور نہیں ہے اور اس وجہ سے اس کا انکار کرنا صحیح ہے تو پھر بعض روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طواف کرنا بھی تو مذکور نہیں، کیا صرف اس وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طواف کا انکار کرنا صحیح ہوگا؟

ظاہر ہے کہ آپ کا جواب نفی میں ہوگا اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ جس روایت میں ان کے طواف کی تصریح نہیں، اس کو اس روایت پر محمول کرلیا جائے گا جس میں ان کے طواف کی تصریح ہے اس لئے کہ عدم ذکر، ذکر عدم کو مستلزم نہیں ہوتا، اسی طرح مجمل کا